Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

فون ۲۲۹

روزنامہ الفضل ربوہ

۵۲۵۴

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم ہفتہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۔ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | یکم جمادی الثانی ۱۳۹۹ھ ۔ ۲۸ شہادت ۱۳۵۸ہش ۔ ۲۸ اپریل ۱۹۷۹ء | نمبر ۹۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۹ اپریل۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہمیشہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے۔

احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

احیاء و غلبۂ اسلام کی انقلاب انگیز مہم کے سلسلہ میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یاددہانی کے طور پر دو سبق ہمارے ذہن نشین کرائے ہیں

اوّل خدائے واحد پر حقیقی ایمان اور دوم خدا کا پیار حاصل کرنے کیلئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷ شہادت کا خلاصہ

ربوہ ۲۷ شہادت (اپریل)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھانے سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے احمدی نوجوانوں کو یہ امر ذہن نشین کرایا کہ غلبۂ اسلام کی انقلاب انگیز مہم کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یاددہانی کے طور پر ہمیں دو سبق دئے ہیں اور ان پر دل و جان سے عمل پیرا ہونے اور اس طرح خدا تعالیٰ کے پیار کے عظیم جلووں سے مستفیض ہونے پر بہت زور دیا ہے۔ ان میں سے پہلا سبق یہ ہے کہ ہم خدائے واحد و یگانہ، اُس کی بے ہمتا ذات اور اُس کی غیر محدود صفات پر حقیقی ایمان لا کر اُس پر کامل بھروسہ اور توکل کرنے والے بنیں۔ اور دوسرا سبق یہ ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی محبوب ترین ہستی اور بزرگ ترین رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار میں ڈوب کر آپؐ کی کامل پیروی اور اتباع کریں تا خدا تعالیٰ کا پیار ہمیں حاصل ہو اور اُس کے پیار کے عظیم جلووں کے ہم مورد بنیں، پیار کے اظہار کے طور پر وہ ہم سے ہمکلام ہو اور ہماری حقیر کوششوں اور عاجزانہ دعاؤں کو قبول فرما کر غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم میں وہ ہمیں عظیم الشان کامیابیوں اور کامرانیوں سے نوازتا چلا جائے۔

حضور ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ کے دوران احمدی نوجوانوں کو یہ بیش بہا نصائح خدام الاحمدیہ کی ۲۵ ویں سالانہ تربیتی کلاس کا افتتاح کرتے ہوئے فرمائیں۔ امسال یہ تربیتی کلاس آج بعد نماز عصر شروع ہونا تھی تاہم حضور نے گرمی کی شدت کے پیشِ نظر خدام کو خطبہ جمعہ میں ہی بیش بہا نصائح فرما کر کلاس کے افتتاح کا اعلان فرمایا اور انہیں تربیتی کلاس سے صحیح رنگ میں مستفیض ہونے اور اپنے دینی فرائض خوش اسلوبی سے ادا کرنے کی دعاؤں سے نوازا۔

حضور نے قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں خدائے واحد و یگانہ پر ایمان اور کامل بھروسہ و توکل نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کے عملی تقاضوں، ان کی انقلاب انگیز تاثیرات اور عظیم الشان برکات پر بہت روح پرور انداز میں تفصیل سے روشنی ڈالی اور آخر میں احمدی نوجوانوں کو بہت محبت بھرے انداز میں مخاطب کرکے فرمایا اے میرے بچو! ابھی سے یہ عزم کرو کہ تم روحانی ترقی کے ان دروازوں میں داخل ہو کر جو خدا نے اسلام کے ذریعہ کھولے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے منور ہو گے اور خدا کے پیار کو حاصل کرنے والے بنو گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے لئے بھی اور ہم سب کے لئے بھی اپنے فضل سے یہی مقدر کرے۔ آمین

ملاقات جمعرات کے روز صرف بارہ بجے دوپہر تک ہو سکے گی

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ ہر جمعرات کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ملاقات گرمی کی شدت کی وجہ سے صرف بارہ بجے دوپہر تک ہو سکے گی۔ احباب آٹھ بجے صبح تک دفتر میں تشریف لے آئیں۔

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے ملاقات کے لئے صرف جمعرات کا دن مخصوص ہے مگر بعض دوست بیرونجات سے دوسرے ایام میں بھی ملاقات کے لئے تشریف لے آتے ہیں دفتر کو ان سے معذرت کرنا پڑتی ہے اس لئے احباب صرف جمعرات کے روز ہی ملاقات کے لئے تشریف لائیں۔

پرائیویٹ سیکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ

خدام الاحمدیہ کی ۲۵ ویں سالانہ مرکزی تربیتی کلاس شروع ہو گئی

آغاز سے قبل محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشرؔ نے اجتماعی دعا کرائی

ربوہ ۲۷ اپریل۔ خدام الاحمدیہ کی ۲۵ ویں سالانہ تربیتی کلاس جس کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ کے دوران کلاس کے طلبہ کو بیش قیمت نصائح سے نواز کر فرمایا تھا، آج بعد نماز عصر ایوانِ محمود میں باقاعدہ شروع ہو گئی۔ کلاس کے پہلے باضابطہ اجلاس میں مہمانِ خصوصی محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر ناظم دار القضاء نے حضور ایدہ اللہ کے نمائندہ کی حیثیت سے طلبہ سے ایمان افروز خطاب فرمانے کے بعد اجتماعی دعا کرائی۔ اس طرح کلاس میں دینی تعلیم و تربیت کا آغاز اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے درمیان ہوا۔

آج کے اِس پہلے اجلاسِ عام کا انعقاد محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم اے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیرِ صدارت ساڑھے پانچ بجے شام عمل میں آیا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم معراج الدین صاحب انڈونیشین نے کی بعد ازاں محترم صاحب صدر نے خدام سے ان کا عہد دہرایا پھر مکرم محمد عباس جاوید صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام "نونہالانِ جماعت سے خطاب" (باقی ص ۸ پر)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

یکم جمادی الثانی ۱۳۹۹ھ

۲۸ شہادت ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعمالِ صالحہ نہ بجالانے والے مومنوں کے لئے خدائی انتباہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اہلِ دوزخ اور اہلِ جنت کا علیحدہ علیحدہ ذکر کرکے فی الجملہ بتایا یہ ہے کہ جو لوگ بدیوں کا اس رنگ میں ارتکاب کرتے ہیں کہ بدیاں اُن کا احاطہ کر لیتی ہیں وہ دوزخ میں جائیں گے، برخلاف اس کے جن لوگوں سے ایمان لانے کے بعد نیکیاں ہی نیکیاں سرزد ہوتی ہیں اور جو بدیوں کے قریب بھی نہیں پھٹکتے آخرت میں جنت ان کا ٹھکانہ ہوگی چنانچہ فرماتا ہے:۔

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

(البقرہ آیات ۸۲، ۸۳)

ترجمہ:۔ خبردار رہو! جو لوگ بھی کسی قسم کی بدی کمائیں گے اور ان کا گناہ انہیں (چاروں طرف سے) گھیر لے گا وہ دوزخ (میں پڑنے) والے ہیں، وہ اس میں (پڑے) رہیں گے۔ اور جو لوگ ایمان لائے ہیں اور انہوں نے نیک عمل کئے ہیں وہ جنت (میں جانے) والے ہیں، وہ اس میں (ہمیشہ) بسیں گے۔

سورۃ البقرہ کی ان دو مختصر سی آیات میں اللہ تعالیٰ نے بنیادی اصول کے طور پر یہ بات ذہن نشین کرائی ہے کہ وہ لوگ جو اللہ کی باتوں پر ایمان نہیں لاتے اور ایمان نہ لانے کی وجہ سے سر سے پاؤں تک بدیوں میں ملوث ہوتے ہیں اُن کا ٹھکانہ دوزخ ہوگی اور وہ لوگ جو اللہ کی باتوں کو بسر و چشم قبول کر لیتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں ان سے نیکیاں ہی سرزد ہوتی ہیں وہ یقیناً جنتی ہیں اور جنت ہی ان کا دائمی ٹھکانہ ہوگی۔ اس سے یہ امر از خود ظاہر ہے کہ جو لوگ ایمان لانے کے باوجود نیک اعمال نہیں بجا لائیں گے بلکہ بدیوں میں ہی ملوث رہیں گے وہ بھی جنت میں داخل نہ ہو سکیں گے۔ چنانچہ اس سے اگلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے علی الخصوص ایسے لوگوں کے انجام کا ذکر فرمایا ہے جو فی الاصل آسمانی ہدایت پر ایمان تو لے آتے تھے لیکن ان کے اعمال ایمان کے مطابق نہ رہے تھے بلکہ احکام الٰہی کی خلاف ورزی کو انہوں نے اپنا روزمرہ کا وطیرہ بنا لیا تھا۔ ان کا انجام اللہ تعالیٰ نے یہ بیان کیا ہے کہ انہیں آخرت میں تو عذاب ملے گا ہی اور وہ ہوگا بھی بہت ہی شدید لیکن اس دنیا میں بھی بجز رسوائی کے اُن کے ہاتھ کچھ نہ آئے گا۔ یہ بات اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل اور ان کی بداعمالیوں اور احکام الٰہی کی صریح خلاف ورزیوں کے ضمن میں بیان فرمائی ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بڑی تفصیل سے بتایا ہے کہ ہم نے بنی اسرائیل سے ان کے ایمان لانے کے سبب یہ پختہ عہد لیا تھا کہ وہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے۔ نماز کو قائم رکھیں گے، زکوٰۃ باقاعدگی سے ادا کریں گے، والدین کے ساتھ علی الخصوص نیز دوسرے قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ علی العموم حسن سلوک اور احسان کا معاملہ کریں گے اور تمام لوگوں سے خواہ وہ کوئی بھی ہوں ملاطفت کے ساتھ پیش آئیں گے اور شیریں زبانی کے ساتھ ان سے کلام کریں گے اور اسی طرح آپس میں ایک دوسرے کا خون بہا کر اور انہیں ان کے گھروں سے نکال کر اور ان کی جائز املاک سے محروم اور بے دخل کرکے ظلم اور فساد فی الارض کے مرتکب نہیں ہوں گے (البقرہ آیات ۸۴، ۸۵) ــــ اس پختہ عہد کے باوجود انہوں نے جان بوجھ کر اپنے اس عہد کو توڑا اور ان میں سے ہر بات کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوئے، بچھڑے کی پوجا کرکے شرک کا ارتکاب انہوں نے کیا، مال و دولت کی محبت میں گرفتار ہو کر انفاق فی سبیل اللہ سے انہوں نے غفلت برتی، والدین، قرابت داروں، یتیموں اور مسکینوں کے حقوق کو انہوں نے پامال کیا اور باہم ایک دوسرے کے ساتھ ملاطفت سے پیش آنا تو درکنار ایک دوسرے کو قتل کرنے، خود اپنوں ہی کو ان کے گھروں سے نکالنے، ان کی جائیدادوں اور املاک کو تباہ کرنے اور ہر قسم کی فساد انگیزی روا رکھنے میں انہوں نے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ اس کا جو انجام ہونا چاہیئے تھا وہی ہوا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں دہرے عذاب کے آئینہ دار اُن کے بدترین انجام سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا:۔

فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۸۶)

ترجمہ:۔ پس (اے بنی اسرائیل!) تم میں سے جو ایسا کرتے ہیں ان کی سزا اس (جہان کی) زندگی (ہی) میں رسوائی (اٹھانے) کے سوا اور کیا ہے (جو انہیں ملے گی) اور وہ قیامت کے دن اس سے بھی سخت عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے ہرگز بے خبر نہیں۔

یہ خرابی بنی اسرائیل میں اس لئے پیدا ہوئی کہ وہ دنیا کی محبت میں گرفتار ہو کر دین سے یکسر غافل ہو گئے اس لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں خبردار کرتے ہوئے مزید فرمایا:۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۫ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۸۷)

ترجمہ:۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس جہان کی زندگی کو بعد میں آنے والی زندگی پر مقدم کر لیا ہے اس لئے ان سے نہ تو عذاب ہی ہلکا کیا جائے گا اور نہ ان کی (کسی اور رنگ میں) مدد کی جائے گی۔

الغرض آسمانی ہدایت پر ایمان لانے کے باوجود اعمالِ صالحہ نہ بجا لانا بلکہ کھلے بندوں بدیوں کا ارتکاب کرنا اپنے آپ کو دُہرا مجرم بنانے کے مترادف ہوتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ انہیں نقضِ عہد کی وجہ سے دُہری سزا دیتا ہے۔ دنیا میں بھی انہیں رسوائی ملتی ہے اور آخرت میں بھی ان کے لئے عذابِ شدید مقدر کر دیا جاتا ہے۔ ان کے اس دُہرے عذاب میں اُس وقت تک کمی نہیں کی جاتی اور اُس وقت تک وہ خدائی مدد سے محروم رہتے ہیں جب تک کہ وہ ہر قسم کی بدیوں سے باز آکر اعمالِ صالحہ نہ بجا لائیں اور اس کے صحیح معنوں میں اطاعت گزار بندے نہ بنیں۔

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

راحتِ دل ہیں آرامِ جاں آپؐ ہیں
جس میں زندہ ہوں میں وہ جہاں آپؐ ہیں

تاجِ لولاک ہے آپؐ ہی کے لئے
حاصلِ آیۂ کُن فکاں آپؐ ہیں

قلبِ حق میں مکیں آپؐ کی چاہتیں
حق ہے جس میں مکیں وہ مکاں آپؐ ہیں

حق نے بخشی ہیں وہ آپؐ کو رفعتیں
آسماں پر بھی اک آسماں آپؐ ہیں

آپؐ سے محترم ہے زمینِ سخن
اس زمیں کے لئے آسماں آپؐ ہیں

آشنا لب نہیں حرفِ انکار سے
ایسا بخشش کا بحرِ رواں آپؐ ہیں

بزمِ عالم سجی آپؐ کے واسطے
وجہِ تخلیقِ کون و مکاں آپؐ ہیں

مہرِ نبوت کی تصدیق جس سے ہوئی
مُہرِ تصدیق کا وہ نشاں آپؐ ہیں

بے نوا جس سے تاجِ شہی پا گئے
وہ سخاوت کا بحرِ رواں آپؐ ہیں

عرصۂ حشر میں عاصیوں کے لئے
سر پہ رحمت کا اک سائباں آپؐ ہیں

حشر کا غم نہیں ہے شکیبؔ اسلئے
ہے یقیں مجھ کو میری اماں آپؐ ہیں

(ارشاد احمد شکیبؔ (ایم۔ اے)، جیکب آباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت ہائے احمدیہ گھانا کا ۵۳ واں جلسہ سالانہ

- بیس ہزار سے زائد شمع محمدی کے پروانوں کا اجتماع
- نماز تہجد۔ درس اور تقاریر کا ایمان افروز پروگرام
- بے مثال مالی قربانی کا مظاہرہ
- اخبارات۔ ریڈیو اور ٹی وی پر کثرت سے اشاعت

(مرتبہ۔ سید شمشاد احمد صاحب ناصر مبلغ سلسلہ مقیم گھانا۔ مغربی افریقہ)

یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ الٰہی سلسلوں کی ابتدا ہمیشہ ہی کمزوری کی حالت میں بیج کی مانند ہوا کرتی ہے۔ اور پھر آہستہ آہستہ خدائی نصرت اور مدد کے ساتھ وہ کمزور بیج ایک پودے کی شکل اختیار کرتا ہے اور پھر درخت اور بالآخر ایک تن آور درخت بن جاتا ہے۔ جس کی شاخیں آسمان کے کناروں تک پہنچ جاتی ہیں۔

اسی سنت کے ماتحت آج سے اسی سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت کمزوری کی حالت میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا بیج بویا۔ جاننے والے جانتے ہیں اور تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ کس طرح اس پودے کو بڑھنے سے روکا گیا۔ کس قدر طوفان مخالفت اور آندھیاں اور زلازل اس کے راستہ میں حائل ہوئے مگر یہ پودا خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا تھا اس لئے باوجود سخت مخالفت کے یہ بڑھتا ہی چلا گیا۔ اور آج دنیا کے کناروں پر محیط ہے۔ ہر شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ رہا ہے کہ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت دنیا کے کناروں تک پھیل چکی ہے اور خلافت کی برکات سے دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے اور ارض بلال تو سب سے زیادہ اس بات کی گواہی دے رہی ہے کہ

ملت احمد کی مالک نے جو ڈالی تھی بنا
آج پوری ہو رہی ہے اے عزیزانِ دیار
گلشن احمد بنا ہے مسکن باد صبا
جس کی تحریکوں سے سنتا ہے بشر گفتارِ یار

تبلیغ و تربیت کی خاطر جلسوں کا انعقاد

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو دن بدن ترقی دے رہا ہے جس کی وجہ سے جماعت احمدیہ کے افراد کی تربیت کی خاطر اور غیر از جماعت احباب تک اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے دنیا کا ہر ملک اپنے اپنے حالات کے مطابق جلسہ سالانہ اور کانفرنسوں کا انعقاد کرتے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ سال دسمبر میں جماعت ہائے احمدیہ گھانا کی ایگزیکٹو کونسل نے فیصلہ کیا کہ جماعت احمدیہ گھانا ۴، ۵، ۶ جنوری ۱۹۷۹ء کو اپنا سالانہ جلسہ منعقد کرے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں سے یہ جلسہ سالانہ اپنی تاریخوں میں بڑی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک
قارئین الفضل کی خدمت میں اس جلسہ کی رپورٹ پیش ہے۔

جلسہ سالانہ کے عمومی انتظام اور جلسہ گاہ کی تیاری

جماعت ہائے احمدیہ گھانا اپنا جلسہ سالانہ ہر سال سالٹ پانڈ میں سمندر کے کنارے کھلی فضا میں ناریل کے درختوں کی گھنی چھاؤں میں منعقد کرتے ہیں۔ اس جگہ جلسہ کرنے کے لئے اجازت حاصل کر لی گئی تھی۔ جلسہ سالانہ کے انتظام کے لئے ڈیوٹیاں پہلے سے ہی لگا دی گئی تھیں۔ اور خطوط کے ذریعہ ہر دوست کو اس کی متعلقہ ڈیوٹی سے متعلق آگاہ کر دیا گیا تھا۔

جلسہ گاہ کو قسم قسم کی رنگ برنگ کی جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا اور مختلف قسم کے بینرز لگائے گئے تھے۔ جن پر یہ الفاظ درج تھے۔

اَھْلًا وَّ سَھْلًا وَّ مَرْحَبًا

WELCOME

اور مقامی زبان میں اس کا ترجمہ بھی ان الفاظ میں لکھا ہوا تھا۔

AKWABA

یعنی خوش آمدید

اس کے علاوہ یہ الفاظ بھی درج تھے۔

لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ

There should be no compulsion in Religion

گویا یہ اس بات کا اعلان تھا کہ صداقت کو پھیلانے کے لئے جبر کا استعمال نہیں ہونا چاہیئے۔ اور پھر صداقت تو جبر کی محتاج ہی نہیں ہے۔ جو صداقت جبر کی محتاج ہے وہ صداقت ہو ہی نہیں سکتی۔ چنانچہ اس کانفرنس میں بے شمار عیسائی اور دیگر غیر مسلموں کے علاوہ ہمارے مسلمان بھائی بھی کثرت سے شامل ہوئے تھے۔ اسی طرح ایک اور جگہ ناریل کے درختوں کے درمیان ایک بینر کپڑے پر یہ لکھا ہوا تھا۔

Mohammad is the perfect exmplar

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دنیا کے لئے اسوۂ حسنہ ہیں۔

اسی طرح ایک جگہ یہ لکھا ہوا تھا

Ahmadiyyat is the true Islam

یعنی احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔

الغرض جلسہ گاہ کو مختلف قسم کی رنگین جھنڈیوں اور بینرز سے آراستہ کیا گیا تھا۔ یہ جھنڈیاں سڑک سے لے کر جلسہ گاہ تک کے راستہ پر لگی ہوئی تھیں۔ سڑک پر ایک خوبصورت گیٹ بنایا گیا تھا۔ جس کے اندر بجلی کے لیمپ بھی روشن کئے گئے تھے۔ یہ سارا کام مکرم مرزا نصیر احمد صاحب پرنسپل احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج سالٹ پانڈ اور ان کے رفقائے کرام نے سرانجام دیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ جلسہ گاہ میں جماعت کے لئے بیٹھنے کا الگ الگ انتظام تھا بیٹھنے کے لئے بہت بڑی تعداد میں کرسیاں اور بینچز تھیں۔ یہ سارا فرنیچر جماعت کی ملکیت ہے الحمد للہ

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ سالٹ پانڈ میں کافی عرصہ سے پانی کی قلت تھی۔ جلسہ سالانہ کی وجہ سے یہ تشویش لاحق تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کو خدا نہ کرے کہ اس پریشانی کا سامنا کرنا پڑے اس مشکل کو حل کرنے کے لئے جماعت نے جلسہ سے پہلے ہی بڑی بڑی ٹینکیاں خرید کر انہیں ٹینکرز کے ذریعہ بھروانے کا انتظام کر دیا۔ چنانچہ اس طرح ہر روز ٹینکرز سالٹ پانڈ پہنچ کر ٹینکوں کو پانی سے بھر دیتے رہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس جلسہ کی برکت سے بر وقت جلسہ کے انعقاد سے ایک دن پہلے اہل سالٹ پانڈ کو پانی میسر آگیا۔

فرودگاہیں

جلسہ سالانہ کے لئے مہمان جوق در جوق پہنچ رہے تھے۔ بعض احباب کا تو اپنا انفرادی انتظام تھا۔ اس کے علاوہ مہمان سالٹ پانڈ مشن ہاؤس۔ پرائمری اور مڈل سکول پرنسپل صاحب کے بنگلہ کے علاوہ سالٹ پانڈ میں حکومت اور عیسائیوں کے بہت سے سکولوں میں مہمانوں کی رہائش کا انتظام تھا۔ اور پھر اہل سالٹ پانڈ خواہ مسلم ہوں یا غیر مسلم اس موقعہ پر وہ اپنے گھروں کے دروازے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کے لئے کھولنا باعث فخر سمجھتے ہیں۔ لیکن دوست اس کثرت کے ساتھ تھے۔ کہ ان کے لئے چند ایک مکانات جلسہ کے دنوں کے لئے کرایہ پر بھی لینے پڑے۔

سپیشل بسوں کا انتظام

جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ایک دو دن پہلے ہی سالٹ پانڈ پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ بعض انفرادی رنگ میں اپنے اپنے خاندانوں کے ساتھ پہنچے۔ اور بعض قافلوں کی صورت میں بسیں کرایہ پر حاصل کر کے۔ ۹۰ (Area) کی جماعت کے علاوہ دیگر جماعتیں بھی بسوں کے ذریعہ ہی قافلہ کی صورت میں پہنچیں۔

اس موقعہ پر State Transport Corporation نے ہماری کافی مدد کی اور [illegible] سے ہمارے دوستوں کو سالٹ پانڈ پہنچنے [illegible] سہولت میسر آگئی۔ جلسہ میں شمولیت کے [illegible] اس قدر ذوق و شوق دیکھنے میں آیا [illegible]

دوست گئے ہیں لوگ کشاں کشاں بشاش بشاش چہروں کے ساتھ کھنچے چلے آئے چنانچہ ایک اندازے کے مطابق بیس ہزار سے زائد شمع محمدی کے یہ پروانے اس بابرکت جلسہ میں شامل ہونے کے لئے پہنچے۔ کیا مرد۔ کیا مستورات اور کیا نونہال اطفال اللہ تعالیٰ سب کو جزا عطا فرمائے۔ آمین۔

نماز تہجد اور درس

جلسہ سالانہ کے پروگرام میں یہ بات شامل تھی کہ ہمارے پروگراموں کا آغاز ہی روزانہ نماز تہجد سے ہو۔ چنانچہ جلسہ سالانہ کے ان تینوں بابرکت ایام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے باقاعدہ نماز تہجد کا انتظام رہا۔ اگر میں یہ کہوں کہ نماز تہجد میں جلسہ میں شرکت کرنے والے کیا مرد اور کیا مستورات اور کیا ہمارے بچے سو فیصدی شامل ہوتے رہے تو ہرگز مبالغہ نہ ہوگا۔

نماز تہجد میں شمولیت کے احساس کا یہ عالم تھا کہ اس خیال سے کہ کہیں ہماری نماز تہجد نہ چھوٹ جائے یہ عاشق اسی میدان میں سو رہتے جہاں نماز تہجد اور نماز فجر ادا ہوتی تھی۔ اور پھر اگر رات گئے ہی وہ لوگ وہاں پہنچے ہوں۔ پھر بھی نماز تہجد میں ضرور شامل ہوتے تھے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی عبادت کا شوق اس قدر پایا جاتا ہے۔

پہلے دن نماز تہجد محترم امیر و مشنری انچارج مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب نے پڑھائی۔ نماز تہجد کے بعد آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات جو جلسہ سالانہ سے متعلق تھے۔ اردو زبان میں پڑھ کر مقامی زبان میں ان کا ترجمہ کر کے احباب کو جلسہ سالانہ کی برکات کے متعلق سمجھایا۔ نماز فجر بھی آپ ہی کی اقتداء میں ادا کی گئی۔ اور نماز فجر کے بعد آپ نے عمومی رنگ میں تمام حاضرین کو جلسہ سالانہ سے کما حقہ فائدہ اٹھانے کی خاص طور پر تلقین فرمائی۔

دوسرے دن نماز تہجد کے بعد خاکسار (سید شمشاد احمد ناصر) نے قرآن کریم کی آیات اور احادیث نبویہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس امر پر روشنی ڈالی کہ اصل میں نماز باجماعت ہی فرض ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نماز کا ہی حساب لے گا۔ اور جو شخص اچھی طرح وضو کر کے دعا پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیتا ہے۔ اور جب وہ مسجد کے لئے روانہ ہوتا ہے۔ ہر قدم پر اس کی نیکی لکھی جاتی ہے۔ اور ہر اگلے قدم پر اس کا ایک گناہ معاف کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ مسجد میں پہنچ جاتا ہے۔ پھر مسجد میں نماز کی انتظار میں جب تک وہ بیٹھتا ہے فرشتے اس کی مغفرت اور رحمت کے لئے دعائیں مانگتے رہتے ہیں۔ جو شخص نماز باجماعت ادا کرتا ہے۔ اسے ستائیس درجے زیادہ ثواب ملتا ہے۔

اس کے بعد نماز فجر ادا کی گئی۔ نماز کے بعد مکرم مرزا نصیر احمد صاحب پرنسپل احمدیہ ٹریننگ کالج حیات الآخرۃ کے موضوع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں نہایت واضح مدلل اور مؤثر رنگ میں درس دیا۔ آپ نے یہ بات واضح کی کہ اصل زندگی تو اس دنیا کے بعد کی زندگی ہے۔ یہ دنیا دار العمل ہے۔ ہر انسان جو بھی عمل وہ اس دنیا میں کرتا ہے۔ اس کی جزا اور بدلہ اگلے جہان میں مرنے کے بعد وہ پائے گا۔ آپ نے بتلایا کہ ہر انسان کو اس دنیا میں نیک عمل بجا لانے چاہئیں تا اگلے جہان میں وہ اللہ تعالیٰ کی جنت اور ابدی نعماء کا وارث بن سکے۔

تیسرے دن نماز تہجد کے بعد محترم جبریل آدم صاحب سرکٹ مشنری آگونا سویڈرو نے "بدرسومات اور ان سے اجتناب" کے موضوع پر درس دیا۔ آپ نے بھی مقامی زبان میں نہایت مؤثر رنگ میں تمام چیدہ چیدہ بدرسوم کا ذکر کر کے بتلایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی ایک غرض بدعات اور بدرسومات سے نجات دلانا تھی۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم سب بدرسومات سے کلی اجتناب کریں۔ تاکہ غلبہ اسلام کی طرف ہمارا قدم تیزی سے بڑھ سکے۔

آپ کے درس کے بعد نماز فجر ادا کی گئی اور پھر مکرم برادرم حمید احمد صاحب ظفر ریجنل مشنری اشانٹی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وصیت سے متعلق درس دیا۔ محترم مولوی صاحب نے اپنے درس میں بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وصیت کے مطابق اس وقت ہم میں خدا تعالیٰ کے فضل سے قدرت ثانیہ کا ظہور ہوا ہے یعنی خلافت احمدیہ جاری ہے۔ اور یہ خلافت خدا تعالیٰ کے فضل سے دائمی ہے۔ اور اس وقت اسلام کا غلبہ صرف اور صرف خلافت کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔ محترم مولوی صاحب نے سب احباب کو خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے کی تلقین کی اور پھر بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وصیت کے مطابق ہم سب کو اپنے اموال کی قربانی پیش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اس وقت اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کے لئے اموال کی قربانی پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ اور انہیں چاہیئے کہ اپنی آمدنیوں کا ۱/۱۰ حصہ اسلام کی خاطر پیش کریں۔ نیز اپنی زندگی کو اسوہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے مطابق بسر کریں اور وصیت کی باقی شرائط کو بھی پورا کریں۔ پاکیزگی، طہارت، راستبازی اور صدق جیسے اخلاق حسنہ کو اپنائیں۔

جلسہ سالانہ کے پہلے دن کی کارروائی

جلسہ گاہ میں آج صبح ہی سے دوست جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ اور اس طرح ۹½ بجے تک احباب جلسہ گاہ میں پہنچ چکے تھے۔ معزز مہمان کی آمد کا انتظار تھا۔ معزز مہمان جناب DR. K. G. FRBYNN سنٹرل ریجنل کمشنر تھے۔ آپ کی آمد پر خدام الاحمدیہ کے نوجوانوں نے جو کہ سفید شرٹ اور کالی پتلون میں ملبوس سر پر ایک ہی قسم کی کالی ٹوپیاں پہنے ہوئے اور اپنے گلے میں خدام الاحمدیہ کا رومال پہنے ہوئے تھے معزز مہمان کو گارڈ آف آنر پیش کیا۔ اس کے بعد محترم امیر و مشنری انچارج مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب نے ایگزیکٹو کونسل کے تمام ممبران۔ ڈاکٹرز، میجرز اور تمام مبلغین کرام کے ساتھ مہمان کا تعارف کرایا اس کے بعد سب احباب سٹیج کی طرف بڑھے۔ اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھنے کے بعد مکرم الحاج ممتاز آرتھر سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھانا (جو گھانا کے سعودی عرب میں سفیر بھی رہ چکے ہیں) کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد قومی پرچم معزز مہمان نے اور لوائے احمدیت محترم امیر و مشنری انچارج نے لہرایا۔ اس دوران دا سعد جماعت کے چند خدام نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قصیدہ عربی زبان میں خوش الحانی سے پڑھا۔

(باقی)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

کے

ضروری ارشادات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

۱۔ "قرآن کریم کے بغیر آپ کے گھر بھی بے برکت رہیں گے۔ ہر احمدی گھر ایسا ہونا چاہیئے کہ اس میں رہنے والا ہر فرد جو اس عمر کا ہے۔ اور وہ قرآن کریم پڑھ سکتا ہے صبح کے وقت اس کی تلاوت کر رہا ہو۔"

(الفضل ۱۹ فروری ۱۹۶۶ء)

۲۔ "جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ احمدیت کی ترقی اور اسلام کا غلبہ اس بات پر منحصر ہے کہ ہم خود بھی اور اپنے ماحول کو بھی قرآن کریم کے انوار سے منور کریں۔ اور منور رکھیں۔"

(الفضل ۹ فروری ۱۹۶۷ء)

جملہ اراکین انصار اللہ سے گزارش ہے کہ مندرجہ بالا ہدایات کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار

"الفضل"

خود خرید کر پڑھے۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قومی تباہی کا ایک سبب اور اُس کا عِلاج

مکرم مولانا سید احمد علی صاحب فاضل - نائب ناظر اصلاح وارشاد (مقامی)

اسلام جو کامل مذہب اور افضل ہدایت نامہ ہے اُس نے ہر ایک پہلو سے کامل احکام ہماری راہ نمائی کے لئے بیان فرمائے ہیں۔ مثلاً قومی تباہی کا ایک بہت بڑا سبب لین دین کے معاملات میں بے احتیاطی ہے۔ قرض امیر و غریب کے لئے بلکہ بڑی بڑی حکومتوں تک کے لئے لینے کی ضرورت پیش آجاتی ہے۔ قرض دینا اسلام نے محبت کو بڑھانے اور اخوت کو ترقی دینے کا ذریعہ قرار دے کر موجب ثواب ٹھہرایا ہے۔ مگر بعض اوقات اسلامی ہدایات کو نظر انداز کر دینے کے نتیجہ میں فتنہ و فساد اور لڑائی جھگڑے بلکہ مقدمات تک کی نوبت آجاتی ہے۔ قرض دیتے وقت تو دوستی اور محبت کے خیال سے نہ واپسی کی کوئی میعاد مقرر کرائی جاتی ہے اور نہ لین دین ضبط تحریر میں لایا جاتا ہے۔ مگر جب روپیہ واپس آتا دکھائی نہیں دیتا تو لڑائی جھگڑا شروع کر دیا جاتا ہے اور بعض اوقات مقدمات کی وجہ سے تمام دوستی دشمنی میں تبدیل ہو کر رہ جاتی ہے۔

اس لئے قرآن کریم نے سورۃ البقرہ کے رکوع ۳۹ میں بڑی وضاحت کے ساتھ ہدایات اور نصائح اس کے انسداد کے لئے بتائی ہیں جیسا کہ فرماتا ہے کہ آپس کے تعلقات کو خراب مت کرو اور قرض دیتے وقت یا لیتے وقت ہماری ان ہدایات کو ملحوظ رکھو:۔

(۱) یہ فریقین کو واضح طور پر معلوم ہو کہ رقم یا غلہ وغیرہ جو دیا یا دیا جا رہا ہے وہ بطور قرض ہے نہ کہ بطور امانت تاکہ بعد میں تنازعہ نہ پیدا ہو۔ مجھے ڈیرہ غازی خان کے ضلع میں ایک ایسا تنازعہ معلوم ہوا کہ دینے والا کہتا ہے کہ میں نے قرض دیا تھا اور لینے والا کہتا ہے کہ میں نے بطور امداد و اعانت رقم مانگی تھی۔ اس لئے قرض ہے تو واضح طور پر بتایا جائے۔ (اِذَا تَدَایَنۡتُمۡ بِدَیۡنٍ)

(۲) جب کسی سے قرض لو تو اس قرض کی ادائیگی کا وقت مقرر کرو۔ (اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی)

(۳) روپیہ کا لین دین ضبط تحریر میں لے آؤ (فَاکۡتُبُوۡہُ) اس سے ایک بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ مقروض کو احساس رہتا ہے کہ فلاں وقت سے پہلے پہلے میں نے قرض کی ادائیگی کرنی ہے اور وہ اس کی ادائیگی کے لئے جدوجہد کرے گا اور قرض لینے والا بھی ایک معین مدت تک مطمئن رہے گا اور اسے یہ خدشہ نہ ہوگا کہ نہ معلوم مجھ سے کب قرض کی واپسی کا مطالبہ کرے اور قرض دینے والے کا روپیہ بھی محفوظ رہے گا اور پتہ ہوگا کہ فلاں وقت تک رقم مجھے واپس مل جائے گی۔ وہ اس سے اپنا کوئی کام چلائے خواہ پھر کسی اور کو رقم بطور قرض دے کر ثواب حاصل کرنے کا پروگرام بنائے۔ بجز اس کے کہ ایک دو گھنٹہ کے لئے یا ایک دو دن کے لئے قرض لیا ہے جو نہ لکھنے پر کوئی حرج گناہ نہیں۔

(۴) قرض کی تحریر لکھنے والا تیسرا شخص ہو۔ قرض دینے والا یا لینے والا نہ لکھے بلکہ ایک غیر شخص ہو جو عدل و انصاف سے بغیر کمی و بیشی کے وہی معاہدہ لکھے جو فریقین میں طے ہوا ہے۔ (وَلۡیَکۡتُبۡ بَّیۡنَکُمۡ کَاتِبٌۢ بِالۡعَدۡلِ)

(۵) تحریر وہ شخص لکھوائے جو قرض لیتا ہے تاکہ اس کی زبان کا اقرار موجود رہے اور وہ تحریر باہمی معاہدہ کی قرض دینے والے کے پاس رہے گی وہ دیکھ سکتا ہے کہ کوئی غلطی تو نہیں ہوئی۔ (وَلۡیُمۡلِلِ الَّذِیۡ عَلَیۡہِ الۡحَقُّ)

(۶) محرر قرض کی رقم میں کمی بیشی نہ کرے بلکہ صحیح صحیح لکھے اور لکھوانے والا صحیح لکھوائے۔ (وَلَا یَبۡخَسۡ مِنۡہُ شَیۡئًا)

(۷) اگر قرض لینے والا دماغی لحاظ سے ان معاملات کو سمجھنے کے قابل نہ ہو اور کمزور ہو مثلاً بچہ ہو یا بہت بوڑھا یا جو لکھوا نہ سکتا ہو مثلاً گونگا ہو یا ان پڑھ ہو تو اس کی طرف سے ولی مقرر شدہ یہ کام کرائے (فَلۡیُمۡلِلۡ وَلِیُّہٗ بِالۡعَدۡلِ)

(۸) اس معاہدہ کے لئے ایسے واقف آدمیوں میں سے جن پر بھی اعتماد ہو اور بوقت ضرورت آسانی سے وہ بلائے بھی جا سکتے ہوں دو گواہ بنائے جائیں۔ (شَہِیۡدَیۡنِ مِنۡ رِّجَالِکُمۡ) کوئی غیر ملکی یا مسافر یا ناواقف آدمی نہ ہو جن کی گواہی ضائع چلے جانے کا خطرہ ہو ورنہ تلاش کرنا مشکل ہوگا۔

(۹) گواہ دونوں مرد ایسے ہونے چاہئیں جو فریقین کے پسندیدہ ہوں۔ (مِمَّنۡ تَرۡضَوۡنَ مِنَ الشُّہَدَآءِ) یعنی گواہی دینے کی اہلیت رکھتے ہوں اور عادل شاہد ہوں۔

(۱۰) اگر دو مرد گواہ نہ ملیں تو ایک مرد اور دو عورتیں گواہ بناؤ (فَاِنۡ لَّمۡ یَکُوۡنَا رَجُلَیۡنِ فَرَجُلٌ وَّامۡرَاَتٰنِ) تاکہ اگر ایک بھول جائے تو دوسری عورت اسکا حصہ یاد کرا سکے۔ اور یہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہوگی۔

(۱۱) گواہوں کو جب بلایا جائے تو وہ انکار نہ کریں اور سچی بات کریں خواہ کسی فریق کی ناراضگی کا خطرہ ہو۔ (وَلَا یَاۡبَ الشُّہَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوۡا)

(۱۲) گواہوں اور کاتب کو خرچ دیئے بغیر عدالت میں بلانا نقصان کا موجب ہے اس لئے ان کو خرچہ دیا جائے۔ (وَلَا یُضَآرَّ کَاتِبٌ وَّلَا شَہِیۡدٌ)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان احکام پر عمل کرنے کی توفیق دے تاکہ ہم بجائے لڑائی جھگڑے کے امن کی زندگی بسر کر سکیں۔ آمین!

۵

وقفِ عارضی میں شمولیت کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"میں جماعت میں تحریک کرتا ہوں کہ وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے سال میں دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں اور انہیں جماعت کے مختلف کاموں کے لئے جس جس جگہ بھجوایا جائے وہاں وہ اپنے خرچ پر جائیں اور ان کے وقف شدہ عرصہ میں سے جس قدر عرصہ انہیں وہاں رکھا جائے اپنے خرچ پر رہیں اور جو کام ان کے سپرد کیا جائے انہیں بجا لانے کی پوری کوشش کریں۔"

(الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۶۶ء)

احباب جماعت اس مبارک تحریک میں جو جماعتی تربیت اور تعلیم القرآن کے لئے بہت ہی بابرکت ثابت ہوئی ہے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور جلد از جلد اس میں شمولیت فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

درخواست دعا

مکرم چوہدری محمد سرور صاحب آف ڈوبکی ضلع گجرات حال سرگودھا کا بچہ عزیز رضوان سرور بعارضہ بخار و نزلہ اور اسہال بیمار ہے۔

احباب اس کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

نیز خاکسار کو کچھ دنوں سے آنکھوں میں ککروں کی تکلیف ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(سید منیر احمد کیرانوالہ ضلع گجرات حال دارالصدر شمالی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ اصغر علی صاحبؓ کی زندگی کے

چند ایمان افروز واقعات

مکرم کیپٹن شیخ نثار احمد صاحب لاہور چھاؤنی

میرے نانا جان شیخ اصغر علی صاحبؓ مرحوم ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ کے کھنڈاری خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ ۱۸۷۹ء میں پیدا ہوئے اور نومبر ۱۹۷۸ء میں لاہور میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہیں (افسوس ہے کہ ناگزیر حالات کی وجہ سے ان کا جنازہ ربوہ نہ لے جایا جا سکا) آپ کے والد ماجد شیخ بدرالدین صاحب بھیرہ میں سکول ماسٹر تھے اور ان کے حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ سے بڑے اچھے مراسم تھے۔ نانا جان کے احمدی ہونے کا واقعہ بھی آپ کے والد صاحب کے حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ سے تعلق کا نتیجہ تھا۔ محترم نانا جان پیٹ کی ایسی بیماری میں مبتلا ہوئے کہ ہزار علاج کے باوجود کوئی افاقہ نہ ہوا۔ آخر آپ والد صاحب کے کہنے پر قادیان میں حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحبؓ کے پاس علاج کے لئے تشریف لے گئے۔ وہاں بھی آپ کی مرض میں کوئی افاقہ نہ ہوا اور کوئی دوا بھی کارگر ثابت نہ ہوئی۔ آخر حضرت مولاناؓ نے کھانے کے بعد سونف کھانے کا ارشاد فرمایا۔ اس علاج نے معجزانہ طور پر اثر کیا اور آپ چند دنوں میں مرض سے نجات پا گئے۔

حضرت مولانا نورالدینؓ کی ہدایت کے مطابق آپ تاحیات کھانے کے بعد سونف استعمال کرتے رہے۔ نانا جانؓ نے واپسی کی اجازت چاہی تو حضرت مولانا نورالدینؓ نے فرمایا:-

"اصغر علی! جانے سے پہلے حضرت صاحبؑ سے مل لو"

آپ حسب ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور "اک نظر نے تیری مجھ کو گھائل کر دیا" کے مصداق خدا تعالیٰ کے مامور کا چہرۂ مبارک اور جلال دیکھ کر ایمان لے آئے اور ۱۹۰۱ء میں آپ کی دستی بیعت ہوئی۔

بیعت کرنے کے بعد آپ محکمہ انہار کی ملازمت چھوڑ کر افریقہ چلے گئے وہاں آپ کی ملاقات حضرت صوفی نبی بخش صاحبؓ سے ہوئی۔ آپؓ ۳۱۳ صحابہ میں شامل تھے۔ محترم نانا جان کی دوسری بیوی وفات پا چکی تھیں تیسری بیوی کی وفات کی خبر آپ کو افریقہ میں ملی۔ آخر وہاں ہی طے پانے کے بعد افریقہ سے واپسی پر آپ کی چوتھی شادی حضرت صوفی نبی بخش صاحبؓ کی سب سے بڑی صاحبزادی مہتاب بیگم سے انجام پائی۔ خدا تعالیٰ کے ارشاد وانذر عشیرتک کے مطابق آپ جب بھی موقع ملتا اپنے عزیز و اقارب کو تبلیغ کرتے تھے جس کے نتیجہ میں آپ کے والد شیخ بدرالدین صاحب ایک خواب کی بنا پر احمدی ہوئے۔ میرے والد محترم شیخ فیض محمد صاحب مرحوم جو آپ کے بھانجے بھی تھے آپ کی تبلیغ سے احمدی ہوئے (میرے والد صاحب گوجرانوالہ میں "کالو گو" خاندان سے تعلق رکھتے تھے جس کے تمام مسلمانوں والے عقیدے تھے لیکن اسلام کی روح ناپید تھی۔ خدا تعالیٰ نے اس خاندان کو بڑے بڑے عہدوں سے نوازا لیکن خدا تعالیٰ کے ان احسانات کو نظر انداز کرتے ہوئے بجائے خدا تعالیٰ کا شکر بجا لانے کے اپنے آپ کو غلاظت کی چادر میں لپیٹتے چلے گئے۔ لیکن ان میں شیخ مشتاق احمد صاحب مرحوم والد ماجد شیخ بشیر احمد صاحب مرحوم ریٹائرڈ جج ہائی کورٹ و شیخ محمد اکرام صاحب جن کی قادیان اور ربوہ میں دکانداری تھی۔ شیخ مشتاق احمد صاحب مرحوم کے بڑے بھائی بھی سعید روحیں تھیں جن کو خدا تعالیٰ ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دامن سے وابستہ کر دیا) حضرت نانا جانؓ کی تبلیغ سے آپ کے بڑے بھائی شیخ اکبر علی بھی احمدی ہوئے۔

محترم منشی ولی داد صاحب (مرحوم) مراڑہ ضلع گوجرانوالہ کے رہنے والے تھے (آپ جرنیل ملک اختر شہیدؒ کی بیوی کے نانا تھے) آپ ہی کی تبلیغ سے احمدی ہوئے۔ منشی صاحب مرحوم کی اولاد اکثر میری والدہ صاحبہ (جو آپ کی سب سے بڑی بیٹی ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے زندہ ہیں) کے پاس آکر نانا جانؓ مرحوم کے لئے دعائیں کرتی ہیں کہ ان کے ذریعہ سے ہم نے احمدیت جیسی نعمت کو پایا۔ ملک برکت علی صاحب (پولیس میں ملازم تھے اور غالباً حضرت شاہ عالمگیر کے رہنے والے تھے) کا سارا خاندان بھی آپ ہی کی تبلیغ سے احمدی ہوا۔

انسان حیران ہوتا ہے یہ دیکھ کر کہ صحابہؓ مسیح موعود علیہ السلام نے کس طرح دنیا کو تیاگ دیا۔ دنیا کی رعنائیاں اور مراعات سے بنگلے دولت بھی ان کے پختہ ایمانوں کے درمیان حائل نہ ہو سکی۔ ان نیک روحوں نے اس عہد کہ "دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز تر سمجھے گا" کس بشاشت سے نبھایا۔ حضرت نانا جانؓ کی زندگی میں بھی ہمیں اس کی جھلک نظر آتی ہے مجھے یاد ہے مظفرگڑھ میں جب محکمہ نہر میں ہیڈ کلرک کے عہدے پر فائز تھے گو سے آپ کی غیر موجودگی میں محکمہ نہر کا کارندہ دفتر کے احاطہ میں آم کے درختوں سے دو ٹوکرے پھل کے گھر دے گیا یہ آم سارے عملے کو بھیجے گئے تھے۔ جب آپ گھر آئے تو نانی جان نے آموں کا ذکر کیا۔ آپ نے آم وصول کرنے پر ناراضگی کا اظہار کیا۔ دوسرے دن کارندے کو دفتر بلا کر بڑے پیارے انداز میں سمجھایا اور ٹوکرے واپس کرتے ہوئے فرمایا کہ میں ایسی چیز نہیں لیا کرتا جس کی قیمت میں نے ادا نہ کی ہو۔ آپ کے انگریز افسر نے بھی اس بات کا بڑا اچھا اثر لیا اور آپ کی پہلے سے بھی زیادہ عزت کرنے لگا۔

ایسا ہی ایک اور واقعہ ہے۔ نانا جانؓ رور ڈیپارٹ(؟) سے تبدیل ہو کر مظفرگڑھ پہنچے۔ ابھی آپ نے دفتر کا چارج نہیں لیا تھا کہ ایک سفید ٹھیکیدار میرے ماموں (جو ان دنوں جماعت نہم کے طالب علم تھے) کو روپوں کی بھری ہوئی ایک تھیلی دے گیا اور کہا کہ شیخ صاحب سے کہنا کہ فلاں ٹھیکیدار سلام کرنے آیا تھا۔ ماموں جان نے وہ تھیلی اندر جا کر نانا جانؓ کو دی اور ٹھیکیدار کا پیغام پہنچا دیا۔ چونکہ ٹھیکیدار جا چکا تھا۔ دوسرے دن چارج لینے کے بعد آپ نے ٹھیکیدار کو بلوایا اور اسے تھیلی واپس کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے احکام اس انداز میں بیان کئے کہ اس ٹھیکیدار نے بعد میں جب تک نانا جانؓ مظفرگڑھ رہے کسی کو بھی رشوت نہ دی۔

اسی طرح مظفرگڑھ کے ڈی ... ملک سرفراز پولیس افسر تھے جو نانا جانؓ کی صورت اور سیرت دیکھ کر ایسا گرویدہ ہوا کہ اپنے آپ کو آپ کا بیٹا کہلوانے میں فخر محسوس کرتا اسی کو نانا جانؓ نے رشوت لینے سے منع کیا۔ تو جب کبھی کوئی شخص رشوت دیتا تو ملک سرفراز یہ کہتے ہوئے کہ میرے بزرگ نے مجھے رشوت کی برائی سے آگاہ کیا ہے انکار کر دیتے اگر اس کا کام جائز ہوتا تو بغیر معاوضہ کے کر دیتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

"صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا"

یہ حقیقت ہے کہ مسیح محمدی پر ایمان لانے والوں میں صحابہؓ کا سا حسن پایا جاتا ہے ان کی گفتگو میں بھی آہستگی۔ میٹھا پن اور طبیعت حلیمی پائی جاتی ہے۔ یہی دنیا کو پیار دینا چاہتے ہیں ان کے اخلاق ہی دنیا کو اپنا گرویدہ بنا لیا ہے۔ میری آنکھوں میں اب بھی وہ سارا نقشہ گھومتا ہے کہ جب نانا جانؓ پہلی دفعہ تانگے پر بیٹھ کر گھر آئے تو دوسرے روز علی الصبح ہی تانگے والا گھر کے دروازے پر کھڑا تھا۔ حضرت نانا جان نے کہا میں پیدل دفتر جاؤں گا۔ تانگے والے نے بڑی منت اور عاجزی سے کہا۔ آپ کل تانگے پر بیٹھے تھے آپ کی برکت سے مجھے بڑی کمائی ہوئی آج بھی بیٹھ جائیں۔ اس کے بعد معمول بن گیا کہ دفتر جاتے اور واپسی پر پانچ سات تانگے اکٹھے ہو جاتے اور ہر ایک کی یہی خواہش ہوتی کہ میرے تانگے پر بیٹھیں۔ کبھی کبھار ان کی دلجوئی کے لئے کرایہ پہلے ادا کر کے بیٹھ جاتے۔

حضرت نانا جانؓ محکمہ انہار سے ۱۹۲۸ء میں ریٹائر ہوئے۔ آپ کو الوداع کرتے وقت مظفرگڑھ سٹیشن پر ایک عجیب نظارہ تھا۔ مظفرگڑھ کے ہر مکتبہ فکر کے لوگ کیا محکمہ انہار کے ملازمین اور کیا دکاندار اور کیا پولیس والے اور کیا زمیندار۔ منشی پر موجود تھے۔ ہر ایک اپنے لئے دعا کی درخواست کرتا۔ سٹیشن کے پاس سے گزرنے والے دیہاتی مجمع دیکھ کر اندر آ جاتے اور آپ کے گرد ایک مجمع لگا کر اور آپ کے پرنور چہرے کو دیکھ کر پوچھتے کہ یہ کون سا پیر ہے؟

خدا تعالیٰ کے حضور دعا گو ہوں کہ اے خدا تمام صحابہؓ پر اپنی برکتیں نازل فرما جنہوں نے تیرے مسیح کی غلامی میں بلند اخلاق اپنائے۔

اے خدا جماعت کے ہر فرد کو صحابہؓ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما اور ہماری کمزوریوں اور کوتاہیوں کو محض اپنے فضل سے دور فرما کر اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے۔ آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنگ شاہی کے قریب تیز رَو ٹرین کو پیش آنے والا ہولناک حادثہ

چوالیس مسافر ہلاک۔ متعدد ریلوے ملازمین معطل کر دیئے گئے

کراچی سے ۱۲۰ کلومیٹر دور جنگ شاہی اور برادہ آباد کے درمیان ۲۰ اپریل ۱۹۷۹ء کو کراچی آنے والی "تیز رَو" ٹرین کو جو ہولناک حادثہ پیش آیا تھا اس میں چوالیس مسافر ہلاک اور بہت سے زخمی ہوئے۔ یہ حادثہ شام کو ۵ بج کر ۴۰ منٹ پر پیش آیا۔ ریلوے حکام کے مطابق کراچی آنے والی تیز رَو ایکسپریس کے تیسرے درجہ کے دو ڈبوں کے درمیان اچانک آگ کے شعلے بھڑک اٹھے۔ آگ کو مزید پھیلنے سے روکنے کے لئے کسی مسافر نے زنجیر کھینچ دی جس سے گاڑی ٹھہر گئی اور آگ پر قابو بھی پا لیا گیا لیکن اس اثناء میں پیچھے سے آنے والا ایک انجن جو اکیلا کراچی جا رہا تھا کھڑی ٹرین سے ٹکرایا جس سے آخری ڈبہ اچھل کر دور جا گرا اور اس میں سوار بیس کے بیس مسافر موقع ہی پر جاں بحق ہو گئے۔ مزید برآں دو ڈبے ایک دوسرے کے اندر گھس گئے اور مکمل طور پر تباہ ہو گئے ان میں سے ایک ڈبہ مسافروں کا اور دوسرا سامان کا تھا۔ اس ڈبہ میں سوار مسافر بری طرح کچلے گئے اور موقع پر ہی ہلاک ہو گئے۔

حیدر آباد پہنچنے والی مہران ایکسپریس کے مسافروں نے بتایا کہ جائے حادثہ پر ریلوے لائن کے دونوں طرف انسانی اعضاء بکھرے ہوئے تھے۔ زخمیوں میں سے ۲۷ نعشوں کی شناخت کر لی گئی تھی اس لئے انہیں ان کے ورثاء کے حوالے کر دیا گیا۔ باقی نعشیں جو بری طرح مسخ ہو جانے کی وجہ سے شناخت نہ ہو سکیں سپرد خاک کر دی گئیں۔

ریلوے حکام نے تیز رَو کے حادثے میں ہلاک ہونے والوں کے لواحقین کو دس ہزار روپے فی خاندان دینے کا اصولی فیصلہ کر لیا ہے۔ چیئرمین ریلوے بورڈ مسٹر گلزار احمد نے اخباری نامہ نگاروں سے بات چیت کرتے ہوئے بتایا کہ زخمیوں کے معاوضے کا تخمینہ لگایا جا رہا ہے اور انہیں زخموں کی نوعیت اور جس حد تک ان کی قوت کارکردگی متاثر ہوئی ہوگی اسی نسبت سے معاوضہ دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس کام کے لئے لاہور کے ریلوے ہیڈ کوارٹرز میں ایک خصوصی سیل قائم کر دیا گیا ہے۔ چیئرمین نے بتایا کہ معاوضے کے حصول کے لئے لواحقین کو ریلوے کے دفاتر کے چکر نہیں لگانے پڑیں گے بلکہ ریلوے کے انسپکٹر خود ان سے رابطہ قائم کر کے ضروری فارم پُر کرائیں گے۔

چیئرمین نے بتایا کہ ریلوے کے وفاقی انسپکٹر کے حکم سے برادہ آباد کے سٹیشن ماسٹر، دو اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹروں اور اس انجن کے ڈرائیور کو معطل کر دیا گیا ہے جو تیز رَو کے عقبی حصے سے ٹکرا گیا تھا۔ حادثے کی تحقیقات کے لئے ٹیم مقرر کر دی گئی اور تحقیقات کے بعد ہی حادثے کی اصلی وجوہ سامنے آ سکیں گی۔ تاہم انہوں نے کہا کہ حادثے میں کسی قسم کی مواصلاتی نظام کی خرابی کا کوئی دخل نہیں تھا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں ریلوے کے حادثوں کا تناسب ہمسایہ اور دنیا کے دیگر ملکوں کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ پاکستان ریلوے ایک اسٹیشن سے دوسرے اسٹیشن تک مواصلات کے نظام کو جدید اور بہتر بنانے پر خصوصی توجہ دے رہی ہے تاکہ ریل گاڑیوں کی آمد و رفت کو زیادہ محفوظ بنایا جا سکے۔ انہوں نے بتایا کہ اس سلسلے میں جلد ہی مائیکرو ویو مواصلاتی نظام نصب کیا جا رہا ہے۔ اس نظام پر ہر انجن کے ڈرائیور کو ٹیلی فون کی جدید سہولت فراہم کر دی جائے گی تاکہ اگر کسی اسٹیشن پر رکی ہوئی کسی گاڑی میں کوئی ایسی خرابی پیدا ہو جائے جس کے دور ہونے میں کچھ وقت لگے تو پیچھے سے آنے والے انجنوں کو بروقت اطلاع دی جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ اس حادثے میں اگر انجن کا ڈرائیور خود چوکنا ہوتا تو حادثہ بہت معمولی نوعیت کا ہوتا۔

(بحوالہ نوائے وقت ۲۳ و ۲۴ اپریل ۱۹۷۹ء)

اعلان نکاح

میری بیٹی عزیزہ مبشرہ مصطفیٰ سلمہا کا نکاح ہمراہ عزیزم ملک منور احمد صاحب ایکسین ابن مکرم فضل کریم صاحب ساکن محمد نگر۔ لاہور مبلغ بیس ہزار حق مہر پر مکرم چوہدری حاکم علی صاحب امیر جماعت احمدیہ اوکاڑہ نے بتاریخ ۲ اپریل ۱۹۷۹ء خاکسار کے مکان پر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔ (ڈاکٹر احمد مصطفیٰ مصطفیٰ پارک اوکاڑہ)

خوشی کی تقاریب پر خانہ خدا کا حصہ

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"خوشی کی تقاریب پر مثلاً نکاح پر، شادی پر، بیٹی بیٹے کی پیدائش پر، مکان کی تعمیر پر یا امتحان میں پاس ہونے پر خانہ خدا کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں۔"

مذکورہ بالا ارشاد کے پیش نظر مکرم میاں عبدالسلام صاحب شرافت گولبازار ربوہ اپنی بیٹی عزیزہ امۃ النصیر بیگم اہلیہ منظور احمد شاد کے ہاں پہلا لڑکا پیدا ہونے کی خوشی میں مبلغ یک صد روپیہ برائے تعمیر مساجد ادا کرتے ہوئے قارئین سے ملتجی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے والدین، خاندان نیز اسلام اور احمدیت کے لئے ہر لحاظ سے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

ضرورت چوکیدار

جامعہ احمدیہ کے لئے ایک مستعد چوکیدار کی ضرورت ہے۔ فوجی پنشنر کو ترجیح دی جائے گی۔ صحت اچھی ہو اور تعلیم کم از کم پرائمری ہو۔ الاؤنس حسب قواعد تحریک جدید دیا جائے گا۔ خواہشمند احباب اپنی اپنی درخواستیں امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ لے کر خود پیش ہوں۔ انٹرویو مورخہ ۲۸ اپریل ۱۰ بجے دفتر جامعہ احمدیہ میں ہوگا۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

دعائے مغفرت

جماعت احمدیہ مردان کے مخلصین اور معمر ترین بزرگوں میں سے مکرم قاضی محمد شفیق صاحب ایڈووکیٹ ۴ اپریل کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی وفات تانگہ کے حادثہ سے ہوئی جبکہ آپ آخری لمحات میں بھی اپنی ڈیوٹی پر آ رہے تھے۔ مرحوم مردان کے وکلاء میں سینئر وکیل تھے اور مذہبی نقطہ نگاہ سے بہت بڑے عالم تھے۔ اور اپنے اخیر وقت تک مذہبی موضوعات پر ریسرچ کرنے کا بے پناہ شوق رکھتے تھے۔ مرحوم قاضی محمد یوسف صاحب مرحوم جو کہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھے اور بحیثیت امیر جماعت احمدیہ مردان کئی سال تک احمدیت کی خدمت کی، کے چھوٹے بھائی تھے۔ اسلام اور احمدیت کے شیدائی اور اپنے خاندان کو سلسلہ کے ساتھ وابستہ رہنے کی سختی سے تلقین کرتے تھے اور اپنے نمونہ سے یہ ۱۹۷۴ء کے ہنگاموں کے بعد آج تک یہ ثابت کر گئے کہ وہ ایک پختہ ایمان والے انسان تھے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(آدم خان امیر جماعت احمدیہ۔ مردان)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ امۃ العلی نے میٹرک کا امتحان دیا ہے جبکہ دوسری بہن B.Sc. کا امتحان دینے والی ہے۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔
(خالد احمد شمس ...)

۲۔ میرا چھوٹا لڑکا بیمار ہے۔ اسی طرح میرے والد محترم دوست محمد صاحب اکثر بیمار رہتے ہیں اور بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(محمد صدیق۔ میرپور آزاد کشمیر)

۳۔ میرا لڑکا محمد خان مورخہ ۲۵ اپریل کو بیرون ملک جا رہا ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر وقت اپنی حفاظت میں رکھے اور کامیابی کے سامان پیدا کرے ملک و قوم اور سلسلہ کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔
(نور دین زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ ...)

۴۔ مکرم مولوی محمد تقی صاحب ... دار الرحمت وسطی ربوہ جو گزشتہ دنوں ... بیمار رہے ہیں تا حال کمزوری محسوس کرتے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(نور الدین خورشید ... ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احبابِ جماعت سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا خصوصی خطاب

"اگر احبابِ جماعت اپنے ربِّ کریم پر بھروسہ رکھیں گے تو وہ یاد رکھیں خدا ان کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑے گا وہ انہیں مالی قربانی کی بھی توفیق دے گا۔ ایک جذبہ اور بشاشت کے ساتھ قربانی دینے کا سوال ہے وہ ہر احمدی کو دینی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ خدا کرے ہمارا قدم ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھنے والا ہو کسی جگہ ٹھہرنے والا نہ ہو جیسے اس کی رحمتیں پہلے نازل ہوتی رہی ہیں ویسے ہی اب بھی نازل ہوں۔"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۱۳ مارچ ۱۹۷۵ء)

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

خدام الاحمدیہ کی ۲۵ ویں سالانہ مرکزی تربیتی کلاس

(بقیہ صفحہ اوّل)

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس نے ۲۵ ویں سالانہ تربیتی کلاس کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ آپ نے بتایا کہ امسال تربیتی کلاس کے پہلے روز اس میں شرکت کے لئے ۱۹۷ مجالس کے ۲۹۲ نمائندگان اس وقت تک ربوہ پہنچ چکے ہیں خدام کی آمد کا سلسلہ ابھی جاری ہے۔ گزشتہ سال پہلے روز افتتاحی اجلاس میں ۱۹۶ مجالس کے ۲۸۶ نمائندگان نے شرکت کی تھی۔

آپ نے بتایا کہ اس کلاس کا مقصد یہ ہے کہ خدام میں علوم دینیہ کے حصول کا شوق پیدا کیا جائے اور وہ یہاں جو دینی علوم سیکھیں اپنی اپنی مجالس میں واپس جاکر اپنے دوسرے بھائیوں کو وہ علوم سکھائیں۔ بعد ازاں آپ نے روزانہ نمازِ تہجد سے لے کر عشاء کے بعد تک جاری رہنے والے تعلیم و تربیت کے پروگرام کی تفصیل بتائی۔

آخر میں صاحب صدر کی درخواست پر مہمانِ خصوصی محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے قبولیتِ دعا کے بعض ذاتی نہایت ہی ایمان افروز واقعات سنائے اور غلبۂ اسلام کے ضمن میں دعاؤں کی اہمیت اور ان کی قبولیت کی بعض شرائط پر روشنی ڈالی۔ آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس طرح ۲۵ ویں سالانہ تربیتی کلاس کا آغاز اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں سے ہوا۔

کلاس ۱۱ مئی تک جاری رہے گی۔ انشاء اللہ العزیز۔

درخواستِ دعا

۱۔ میرے بھائی سیّد حسنات احمد صاحب (اسلام آباد) عرصہ ۱۶ سال سے اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔ اب پولی کلینک اسلام آباد میں ان کی بیگم نصیرہ حسنات صاحبہ کا رسولیوں کا ایک بڑا اپریشن ہوا ہے۔ اپریشن خدا کے فضل سے کامیاب ہوا ہے بزرگانِ سلسلہ اور احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں خدا تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے اب انہیں اپنے فضل سے صحت دے اور معجزانہ طور پر اولادِ نرینہ کی نعمت سے بھی نوازے۔ آمین

(مسز سیّد نسیم سعید۔ سرگودھا)

۲۔ میرے لڑکے فضل الرحمٰن جنرل منیجر P.M.D.C وصدر حلقہ پشاور روڈ راولپنڈی کے پتّے کا اپریشن ۱۵ر اپریل ۱۹۷۹ء کو فوجی فاؤنڈیشن ہسپتال میں ہو گیا ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور اسے کامل شفا دے۔ آمین

(عبدالغفور A-52 ویسٹریج I پشاور روڈ متصل سوات ہاؤس راولپنڈی)

حضور ایدہ اللہ کے دو اہم خطبات کی کتابی شکل میں اشاعت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات فرمودہ ۲۹ر دسمبر ۱۹۷۸ء اور ۱۲ر جنوری ۱۹۷۹ء

"اسلام آزادیٔ ضمیر اور مذہبی آزادی کا ضامن ہے"

کتابی صورت میں شائع ہو گئے ہیں۔

خطبات اردو بڑا سائز -/۱۸۰ روپے سینکڑہ

خطبات اردو چھوٹا سائز -/۱۰۰ روپے سینکڑہ

انگریزی ترجمہ -/۱۸۰ روپے سینکڑہ

ملنے کا پتہ:۔ معرفت روزنامہ الفضل ربوہ

اعلانِ نکاح

خاکسار کی بیٹی عزیزہ خالدہ رقیہ کا نکاح عزیزم محمود احمد ابن محترم چوہدری محمد اسحٰق صاحب چک 176/T.D.A تحصیل لیہ ضلع مظفر گڑھ حال لاہور کے ہمراہ سات ہزار روپیہ حق مہر پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے ۳۰ر مارچ ۱۹۷۹ء بروز جمعۃ المبارک مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔

عزیزہ خالدہ رقیہ محترم چوہدری علی محمد صاحب (مرحوم) آف جماعت احمد اٹھوال (گورداسپور) کی پوتی ہے اور عزیزم محمود احمد مکرم چوہدری کرم دین صاحب (مرحوم) آف بھینی بانگر متصل قادیان کے پوتے ہیں۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور اپنی رحمتوں کا سایہ ہمیشہ ان پر رکھے۔ آمین

(صوبیدار فضل قادر اٹھوالی 38/19 دار الرحمت وسطی ربوہ)

ضروری اطلاع

خریداران و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں کہ ماہنامہ خالد ماہِ اپریل و مئی ۱۹۷۹ء بعض مجبوریوں کی وجہ سے اکٹھا شائع ہوگا۔ انشاء اللہ۔

(مینجر ماہنامہ خالد ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے آپ کا اپنا ادارہ
بلال اسٹیٹس رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلرز بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ۔ فون دفتر ۵۰۸۔ فون رہائش ۴۰۵